سوال

(196) روزے کے آداب و فوائد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مختصر طور پر روزے کے آداب بیان کردیں تاکہ روزے کے فوائد و ثمرات ہمیں حاصل ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزے کا اہم ادب یہ ہے کہ اسے احکام الٰہی کی بجاآوری اور ممنوع احکامات سے اجتناب کا ذریعہ بنایا جائے اور اس دوران حصول تقویٰ کی کوشش کی جائے جو روزے کا اہم مقصد ہے، اس مرکزی ادب کے علاوہ دیگر آداب حسب ذیل ہیں:

جھوٹی باتوں، چغلی اور عیب جوئی سے پرہیز کیا جائے۔ حدیث میں اس کے متعلق بہت سخت وعید مروی ہے: ''اللہ تعالیٰ کو ایسے روزے کی قطعاً ضرورت نہیں جو بحالت روزہ جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کو ترک نہیں کرتا۔'' [صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۰۳]

روزے کی حالت میں کثرت کے ساتھ صدقہ اور لوگوں کے ساتھ احسان کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، لیکن رمضان میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تو آپ سراپا جود وسخا بن جاتے۔ [صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۰۲]

روزے کے یہ بھی آداب ہیں کہ سحری کھائی اور تاخیر کے ساتھ تناول کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''سحری کھاؤ! کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' [صحیح مسلم، الصیام: ۱۰۹۵]

کھجور کے ساتھ روزہ افطار کیا جائے، اگر تازہ کھجور میسر نہ ہو تو خشک کھجور کے ساتھ افطار کیا جائے، بصورت دیگر پانی کا گھونٹ پی لیا جائے۔

جب یقین ہو جائے کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو فوراً روزہ افطار کرلینا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''لوگ ہمیشہ خیروبرکت سے رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔'' [صحیح مسلم، الصیام: ۱۰۹۸]

وقت افطار قبولیت دعا کا وقت ہے افطار کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ'' [ابوداؤد، الصیام: ۲۳۵۸]

''اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درج ذیل دعا بھی ثابت ہے : ''ذَھَبَ الظَمَاُ وَابتَلَّتِ العُرُوْقُ وَثَبَتَ الاَجْرُ اِنْ شَاۗئَ اللّٰہُ۔'' [ابوداؤد، الصیام :۲۳۵۷]

''پیاس ختم ہوگئی رگیں تر ہوگئیں اور ان شاء اللہ اس کا اجر ثابت ہوگیا۔'' یہ مختصر آداب ہیں۔ تفصیل کے لئے کتب حدیث کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:231